مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولویون کو نصیحت

ہرچند اخبار کی اڈیٹری ایک عام پیشہ (یا منصب) ہے جسکی اسلام سے خصوصیت نہین ہندو مسلمان۔ عیسائی وغیرہ سبہی مذاہب کے اشخاص مین یہہ پیشہ بالاشتراک پایا جاتا ہے ولیکن مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولوی صاحبون کو یہہ نہین پہنچتا کہ جب وہ یہ پیشہ اختیار کرین اپنے مذہب اسلام کی پابندی چہوڑ دین اور اسمین بلالحاظ احکام اسلام عام اڈیٹرون کے مجوزہ اصول پر چلین۔

اخبار کی اڈیٹری احکام اسلام سے آزادی کا سارٹیفکٹ نہین ہے کہ مسلمان اڈیٹر ہوکر جو پہر جی چاہین کرین اور نہ وہ گناہون کے لئے کفارہ (بمنزلہ بپتسما) ہے کہ جو گناہ اڈیٹرون سے سرزد ہون وہ اس سے محو ہوتے چلے جائین۔ بلکہ اڈیٹر ہو جانیکے بعد بہی مسلمانون (خصوصًا مولوی صاحبون) کو احکام اسلام کی ویسی ہی پابندی لازم رہتی ہے جیسیکہ پہلے واجب تہی اور اڈیٹری کے گناہون کا کفارہ نہین ہو جاتے۔

عام اڈیٹرون مین وقایع نگاری کا یہہ اصول مقرر (یا یون کہو کہ دستور العمل ومروج) ہو رہا ہے کہ جب کسی کارسپانڈنٹ (یا مخبر) نے کچہہ لکہا یا کہا اڈیٹر نے اسکو بلا تحقیق اس امر کے کہ وہ نفس الامر کے مطابق ہے یا مخالف اور اسکا ناقل ومخبر صادق ہے یا غیر صادق اخبار مین درج کر لیا۔ اسمین بہت احتیاط کی تو اسکے ساتہہ یہہ بات بہی لکہدی کہ اڈیٹر نامہ نگارون کی خبرون کا ذمہ دار نہین ہے پہر اگر اس خبر کی عدم صداقت ظاہر ہوگئی تو اسکی تردید[†] بہی اخبارون مین چہاپ دی لو بس اتنے مین اُن کی تحقیق واحتیاط

[†] آجکل اخبارون وغیرہ اردو تحریرون مین تردید بمعنی رد وجواب مستعمل ہے جو درحقیقت اس معنی کے لئے موضوع نہین ہے اصل اسکے معنے تشقیق مین یعنی ایک چیز کو پہرانا اور اسکی شقین بنانا ہیں۔ اس لفظ کو اس معنی (ردد) مین بلحاظ فہم مخاطبین استعمال کیا ہے اور کلموا الناس علی قدر عقولہم پر عمل کیا۔

حد کمال کو پہنچ گئی اگر وہ خبر کسی اخبار مین درج ہوئی پائے تو اسمین اتنی احتیاط کی بھی ضرورت نہین سمجھی جاتی پہر تو وہ خبر کالوحی من السماء ہو گئی اسکی تحقیق وتصدیق کی کیا حاجت رہی اسکو بلاتردد درج اخبار کرلیا اور اسکے اول یا آخر مین اس اخبار کا (جس سے وہ اخذ کیگئی ہے) حوالہ دیدیا

مگر اسلام اس اصول کو ہرگز پسند نہین کرتا اور وہ کبھی اجازت نہین دیتا کہ جبتک کسی خبر کی تحقیق نہ کرلین اسکی ناقل ومخبر کی صداقت کا تجربہ ومشاہدہ نہ کرلین اسکو بذریعہ تحریر یا تقریر شایع کرین خصوصًا ایسی خبرون کو جو ایسی اشخاص کی مذمت واہانت وبدگوئی وعیب جوئی پر مشتمل ہون جن سے حسن ظنی کا امر وارد ہو۔

حق جل وعلی **قرآن مجید** مین فرماتا ہے

يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبا فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين۔

(الحجرات ع ١)

اے ایمان والو (اسمین مسلمان اڈیٹر بھی داخل ہین خصوصًا جو مولوی ہون) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (جسکی صداقت تمکو ثابت نہو) کوئی خبر لاوے تو تم اسکی تحقیق کرلو ایسا نہو کہ اسکی کہنے سے کسی قوم (کی جان ومال) پر نادانی سے جا پڑو۔ پہر پچہتانے لگو

نزل في الوليد بن عقبة وقد بعثه صلى الله عليه وسلم الى بني المصطلق مصدقا فخافهم لترة بينه وبينهم في الجاهلية فرجع وقال انهم منعوا الصدقة وهموا بقتله فهم النبي صلى الله عليه وسلم بغزوهم فجاؤا منكرين ما قاله عنهم (جلالين)

سماه فاسقا لتقدمه زجرا عن المبادرة

یہ آیت باتفاق جمہور مفسرین ولید بن عقبہ کی شان مین نازل ہوئی ہے جب وہ بنی مصطلق (قوم) مین تحصیل زکوۃ کے لئے گیا تہا اور اس قوم کے استقبال کو بقصد قتال سمجہکر واپس آیا اور آنحضرت سے کہدیا کہ وہ لوگ میرے مارنے کو آئے تہے اسکو خدا تعالی کا فاسق کہنا (باوجودیکہ وہ صحابی تہا) اسی نظر سے ہے

والاستعجال الى الامن من غير تثبت كما جعله هذا الصحابي الجليل لكنه مؤل مجتهد له (رجل)

عن حفص بن عاصم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع وقال عمر بن الخطاب رض بحسب المؤمن من الكذب ان يحدث بكل ما سمع وعن ابن وهب قال قال لي مالك انه لا يسلم رجل حدث بكل ما سمع ولا يكون اماما وهو يحدث بكل ما سمع (صحيح مسلم جلد ۱ صفحہ ۹)

کہ بلا تحقیق و تثبت کسی بات کو نقل کرنا فسق کا کام ہے —

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو جھوٹا بننے کے لئے یہی کافی و بس ہے کہ ہر ایک سنی سنائی بات کو نقل کر دیا کرے (یعنی یہہ تحقیق نکرے کہ اسکا ناقل سچا ہے یا جھوٹا) ایسا ہی حضرت **عمر فاروق** رض وغیرہ اکابر صحابہ سے مروی ہے اور امام **مالک** رح کا قول ہے کہ جو شخص ہر ایک سنی سنائی بات نقل کر دیتا ہے وہ جھوٹ سے بچ نہین سکتا اور وہ کبھی اقتدا (پیروی) کے لائق نہین ہوتا —

اور جن آیات و احادیث مین ان خبرون کی نقل و اشاعت کی ممانعت وارد ہے جو تنہا محل حسن ظنی کی مذمت مین وارد ہین وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین صفحہ ۹ منقول ہو چکی ہین —

ایسا ہی کتب فقہ و اصول مین مجہول الحال کی خبر و روایت و شہادت کو نامعتبر ٹھہرایا گیا ہے **ولیکن افسوس** صد افسوس اکثر مسلمان اڈیٹرون خصوصاً مولوی صاحبون نے اس مسئلہ (یا اصول) قرآن و حدیث و فقہ و اصول کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور نقل و ہدایت اخبار مین انہی عام اصول پر (جو ہندو و عیسائیون وغیرہ مین بلا لحاظ مذہب مروج و دستور العمل ہے) انکا عمل ہے وہ جو بات کسی کارسپانڈنٹ یا مخبر سے سنتے ہین (اسمین دین کی اسلام کی مسلمانون کی توہین ہی کیون نہو) اسکو بلا تحقیق اس امر کے کہ اسکا ناقل صادق ہے یا کاذب اخبار مین درج کر لیتے ہین — اور جو بات کسی اخبار مین درج پاتے ہین

(کسی مسلمان کی تکفیر یا اہل اسلام کی تحقیر ہی پر مشتمل کیون نہو) بلا دریافت اس امر کے کہ وہ بات اس اخبار مین کس شخص سے اخذ کی گئی ہے اپنے اخبار مین بھرتی کر لیتے ہین طرفہ یہہ اگر کوئی مجہول الاسم نامعلوم الحال و الرسم انکو کسی گمنام پرچہ کے ذریعہ سے کوئی خبر بہیجدیتا ہے (اسمین بہی خواہ مسلمانون کی مسلمانون کے معابد و شعایر کی کیسی ہی توہین ہو) تو اُسکے درج اخبار کرنے سے بہی ذرا تامل نہین کرتے —

انکی اس روش پر کوئی معترض ہو تو وہ آیۃ حدیث فقہ اصول کیطرف مراجعت فرماکر اپنے گریبان مین موںہہ ڈالکر منفعل اور اپنے قصور کے قایل اور اس سے تائب نہین ہوتے بلکہ قرآن و حدیث و فقہ و اصول کے مقابلہ مین اُسی عام اصول مجوزہ ہنود و عیسائیون کے دست آویز سے بے تکلف فرماتے ہین کہ ہم تو ناقل ہین ہمارے ذمہ صرف تصحیح نقل ہے ہمارے پاس اصل تحریر کارسپانڈنٹ یا مُخبر (معلوم الاسم ہو خواہ مجہول الحال) یا اخبار منقول عنہ (خواہ وہ کسی مجہول الاسم ہی کی روایت ہو) موجود ہے ہمارے پاس فلان مقام (مکہ مکرمہ وغیرہ) سے پمفلٹ محمولہ تحریر آیا ہے۔ اُسپر وہان کے ڈاکخانہ کی مُہر اور وہانکی ریاست (انگریزی یا سلطانی) کے ٹکٹ ثبت ہین جسکو ہماری صداقت مین شک ہو وہ ہمارے مطبع (کانپور یا دہلی وغیرہ) مین آکر اصل تحریر اور ٹکٹون اور مہرون کا ملاحظہ کرلے اور اپنے مذہب اور کتب کی طرف مراجعت فرماکر یہ نہین سوچتے کہ ان کے یہہ عذرات بدتر از گناہ ہین انکو ان ٹکٹون اور مُہرون اور تحریرون پر اعتماد کب حلال ہے جبتک وہ یہہ معلوم نہ کرلین کہ ان تحریرون کے مرسل و محرر مسلمان ہین یا غیر صادق القول یا فاسق دور و غگو اس طرفہ پر یہہ طُرّہ کہ غلطی ظاہر ہونے پر اس عام اصول کو بہی بالای طاق رکہہ دیتے ہین اور اپنے اخبار مین اسکی تکذیب و تردید نہین چہاپتے۔ خواہ کیسی ہی پر زور اور واجب التسلیم دلایل سے ان خبرون کا غلط و کذب ہونا ثابت ہوجائے —

اسکی تمثیلات مین اگر ہم علماء بمبئی کے سوالات یا مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ یا وہان کے

توبہ نامہ کے خبرون کو ذکر کرین تو شاید ہمارے ناظرین اسکو تقویم پارینہ یا داستان
دیرینہ سمجھکر ان کی طرف کم التفات کرین اور یہہ بہی احتمال ہے کہ اُن خبرون کو شائع کرنیوالے
ان کے مخبرون اوران کے پمفلٹ کے مرسلون کا دیندار صداقت شعار حاجی متقی مہاجر
مجاہد ہونا ثابت کرنے لگین اوران کے مخالف خبرون کے راویون کا نامعتبر ہونا بیان
کرین - لہذا ہم اسمقام مین ایک ایسی تازہ مثال پیش کرتے ہین جس کے مقابلہ مین ان
حضرات سے بجز امنا و صدقنا کچہہ بن نہ پڑے - اور ناظرین کو بہی بلا مزاحمت وہم واشتباہ
آفتاب نیمروز کیطرح یقین حاصل ہو کہ ہمارے دعوی مین سر مو مبالغہ نہین ہے - یہہ
حضرات نقل اخبار وروایات مین ایسے ہی ہین جیسے اشاعۃ السنہ مین بیان کئے گئے ہین
تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مطبع اخبار نور الانوار کانپور مین جس کے اڈیٹر بہی
ماشاء اللہ ایک مولوی صاحب معلوم ہوتے ہین اور اُسکے مالک کو تو سب کوئی جانتا ہے
کہ وہ ایک بزرگ فرشتہ صورت حاج الحرمین الشریفین ہین) کسی گمنام کا ایک کارڈ
پہنچا ہے جسمین مکہ مکرمہ (زادہا اللہ تشریفاً وتکریماً) کو دار الحرب لکہا ہے اور اُسکے شریف
کے حق مین ایسا ناشایستہ لفظ لکہا ہے جسکے لکہنے کو ان ہی حضرات کی قلم زیبا مین ہماری قلم
مین یہہ جرأت نہین) اور اُسکے آخر مین یہہ فقرہ درج ہے راقم ایک بندۂ خدا از راجپوتانہ

بارشاد مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری ۔

حاجی الحرمین الشریفین یا اُن کے اڈیٹر مولوی صاحب نے (قرآن وحدیث وفقہ واصول
سب کو بالائے طاق رکہکر) اس مجہول الاسم کی روایت وشہادت پر اعتماد کرکے
خاکسار کو اُسکا آمر و مرشد بنا ہی دیا اور اس کارڈ کو اپنے اخبار نمبر ۳ جلد ۱۴ مطبوعہ ۱۹
جنوری سنہ ۱۸۸۴ء مین درج کر ہی لیا - اور پہر ان مقدس الفاظ سے کہ اب ہم اس گمنام
اوران کے مرشد مولوی محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچہتے ہین
مخاطب فرماکر جو نہ کہنا تہا سو کہا اور اس سلے دینے مین دو کالم اخبار کو سیاہ کر ڈالا

اِن کے **دوسرے** بہائیون نے جب دیکہا کہ اِس کارڈ کو ایسے بزرگ باکمال نے نہ صرف نقل کیا بلکہ اِسکو سچا اور واقعی جانکر ایک شخص کو اسکا قایل و مرشد ٹہرا کر اِس سے دل کہولکر مقابلہ و مباحثہ کیا ہے تو یہہ خیال کرلیا کہ اب اِسکی صداقت مین کیا شک رہگیا اور اسکی تحقیق کا کونسا مرحلہ طے کرنا باقی رہا۔ لہذا اونہون نے بہی اِسکو اپنے اخبارون مین شوق سے شایع کیا اور ساتہہ ہی نور الانوار کے لے دے کو لفظ بلفظ نقل کردیا۔ +

وہ اخبار (نور الانوار) جس روز خاکسار کی نظر سے گذرا اُسی روز خاکسار نے ایک خط **متضمن انکار** و برأت از مضمون کارڈ بنام اڈیٹر اخبار نور الانوار روانہ کیا اڈیٹر صاحب نے میرے اِس خط متضمن انکار کو (جو اِس خبر مجہول کے کذب پر روشن اور طمانیت بخش دلیل تہی) معرض قبول مین جگہہ نہ دی اور اس خبر کی تکذیب نہ کی اور اِس عام اصول مجوزہ اڈیٹرون کی بہی کچہہ پروانہ کی بلکہ مجہہ پر ایک اور جرم کا الزام قایم کیا کہ ہمنے آپکو محرر کارڈ کا آمر و مرشد کب قرار دیا ہے پہر آپنے ہمکو آمر و مرشد قرار دینے والا کیون ٹہرادیا۔ پس جو تمہارا عذر و جواب ہے وُہی ہماری طرف سے عذر و جواب ہے“۔ اِسکے **جواب** مین پہر خاکسار نے ایک نیاز نامہ اِس مضمون کا کہ ”آپ اپنے اخبار کے سطر ۵ کالم ۲ صفحہ ۲۷ مین محرر کارڈ کا مرشد قرار دیدیا ہے۔ ان کی خدمت مین ارسال کیا

+ دیکہو **کشف الاخبار** بہی (جسکو نہ صرف اپنے اڈیٹر کے علم و کمال کا فخر ہے بلکہ اپنے کارسپانڈنٹون کے عالم باعمل ہونیکا بہی دعوی ہے) اِسکے نمبر ۱۲ جلد ۱۲ مین فرمایا ہی عجیب و غریب مراسلہ۔ صاحب نور الانوار کانپور ایک عجیب مراسلہ کی کیفیت لکہتے ہین جو انکو گمنام وصول ہوا ہی۔ اسکے بعد رد مجہول الاسم اور اُسکا جواب جو خاکسار کو شامل و مخاطب کرکے نور الانوار نے دیا ہی لفظ بلفظ نقل کیا اور کم سے کم ایک اور مدراسی اخبار نے اُس کارڈ کی نقل وہان مین صاحب نور الانوار کی اعانت کی ہی۔ اسکی اڈیٹر بہی ماشاء اللہ عالم و فاضل و مفتی ہین اِن لوگون کو نہ خدا کا خوف ہی نہ اپنی مولویت کا پاس ہی۔ نہ دنیا مین کسیکے اعتراض و مواخذہ کا ڈر ہی آپنا نہین سوچتے کہ جس خط کو ہم گمنام کہتے ہین اُسکی پہر دستہ اور شہادت پر کسی مسلمان کلمہ گو (جس نے ایک عیسائی کا رڈ لکہکر اسکا حال پوچہہ سکتے ہین) قبل از استفسار حال کیونکر ملزم و مجرم بنا سکتے ہین یہہ ایک طرفی بیان ستمگری دنیا کس مذہب ملت مین روا ہے

تسپر بھی ابتک انھون نے ہمارے خط کو اپنی اخبار مین جگھہ نہین دی اور نہ جواب خط ثانی سے مجھکو عزت بخشی ہے - ہم اس مقام مین ان خطوط اور ان کے جواب کو ناظرین کیخدمت مین پیش کرتے ہین اور اسپر داد چاہتے ہین کہ ہم اپنے اس دعوی مین کہ ان حضرات نے نقل اخبار و روایات مین قرآن کو حدیث کو فقہ کو اصول کو (بلکہ) اپنے مجوزہ اصول کو بھی) پس پشت ڈال رکھا ہے - سچے ہین اور جو اسکے تمثیل مین (کارڈ مجہول الاسم کا اخبار مین درج کرنا) ہمنے پیش کیا ہے وہ درست و صحیح ہے یا نہین صحیح ہو تو یہ حضرات خود ہماری نصیحت کو قبول کرین - کسی راوی کی خبر کو بلا تحقیق اسکی صداقت کے نقل نہ کیا کرین بعد نقل اسکی غلطی ظاہر ہو جاوے تو فورًا اسکی تکذیب و تردید کرین اور جو بات کسی اخبار سے نقل کرین اسکی تکذیب یا جواب اگر اسی اخبار مین شایع ہو تو اسکو ضرور درج اخبار کر لیا کرین یہ حضرات اگر بحکم

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ٭ صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

ہماری نصیحت کی طرف توجہ نہ کرین تو ناظرین انکو سمجھا دین اور اس بے احتیاطی سے ہٹا دین -

نقل خط خاکسار بنام اڈیٹر نور الانوار

مکرمفرماے من اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور

سلام علیک - آپنے جو اخبار نمبر ۳ جلد ۲۴ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۴ء مین کسی مجہول الاسم کا ایک خط متضمن توہین مکہ مکرمہ زادہا اللہ تشریفًا و تکریمًا نقل کیا ہے اور اس مجہول الاسم کا آمر و مرشد خاکسار کو قرار دیا ہے کمال تعجب و افسوس کا محل ہے - اول تو اس بے ادبی کی جرأت پر افسوس و تعجب آتا ہے جس نے اس بقعہ پاک کی جو تمام زمین سے خدا کو پیارا ہے توہین کی - پھر آپکے اس توہین کے نقل کرنے پر - بجبر مجھے اس توہین کا آمر و مرشد قرار دینے پر اس ظالم کو اسکے قول و بیان پر آپ جو چاہتے کہتے - مگر مجہول الاسم کے بیان (یا شہادت) کو آپ

میرے حقمین کیون قبول کرلیا۔ بحکم آیت اذا جاءکم فاسق بنبا فتبینوا کا لحاظ فرماکر میرا حال وخیال مجھسے تو پوچھا ہوتا۔

جناب من مین تو اس مقدس بقعہ اور سبھی شعایر ومشاہد اسلام کی توہین کو کفر سمجھتا ہون اس ظالم بے ادب کو کیا کہون تہذیب مانع ہے۔ اور مین یہہ بھی یقین رکھتا ہون کہ یہہ اہلحدیث کا کام نہین یہہ انہین خیرخواہان اسلام کا کام ہے جو اہلحدیث کو کفریات کا الزام لگاکر عام اہل اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہین۔ گو اس تدبیر سے انکا اپنا اسلام ہی جاتا رہے چنانچہ ان حضرات نے پہلے بھی ایسا کیا ہے۔ ایک خط جعلی منجانب مولوی سید شریف حسین صاحب خلف الرشید مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی بنام مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی اس مضمون کا کہ فلان فلان تمہارے اکابر دین ایسے ہین اور ہمارے فلان فلان علماء ایسے" تحریر کیا اور بسبیل ڈاک ان کے نام روانہ کیا اور وہان سے تمام اطراف ہندوستان وپنجاب مین مشتہر وشایع کیا جسکا جواب اہلحدیث کیطرف سے بعنوان کلام سلیم شایع ہوا۔ یہ خط جسکو آپنے درج اخبار کیا ہے ہمارے نزدیک تو اسی جعلی خط کا ہمرنگ ہے آگے آپ جو چاہین خیال کرین لیکن اس خاکسار کو اس خط مین شریک نہ کرین اور میرے اس رقعہ متضمن بیری وتحاشی کو اپنے اخبار مین جگہہ دین۔ الراقم ابو سعید محمد حسین لاہوری ۲۶ جنوری ۱۸۸۴ء

نقل جواب اڈیٹر اخبار نور الانوار

عنایت فرمائے مخلصان مولوی محمد حسین صاحب زاد لطفہ

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ رقیمۃ الوداد آیا حال مرقوم معلوم ہوا آپنے جو تحریر فرمایا ہے کہ اس مجہول الاسم کا آمر ومرشد اس خاکسار کو قرار دیا ہے تعجب وافسوس ہوا کہ اڈیٹر اخبار تو ناقل ہے اور ناقل کے ذمہ تصحیح نقل ہے فقط۔ اسنے نقل خط بلفظہ لکھدی آپنے اسکو فاعل ومفتر تصور فرماکے بدون تحقیق واستفسار کیونکر الزام دیا۔ فالجواب الجواب والعذر العذر۔

راقم اڈیٹر اخبار نور الانوار۔